پاپ الاؤ

فراشِ کہنہ الٹ دو، بساط نو کو بچھاؤ — قدیم رسم ہے الفت! اسے نہ مٹاؤ
یہ فلسفہ کے فسانے، کوئی نہ سمجھے نہ جانے — اِنہیں بنا کے حقیقت، انہی کے گیت نہ گاؤ
سمند فکر کو موڑو، توہمات کو چھوڑو — بتِ غرور کو توڑو، جبینِ عجز جھکاؤ
گزر رہا ہے زمانہ، کرو نہ حیلہ بہانہ — ہے فرصتوں کا خزانہ، یونہی نہ عمر گنواؤ
جو قصدِ منزلِ حق ہے تو پھر کتابِ مبین کو — ہجومِ تیرہ شبی میں چراغ راہ بناؤ
یہی ہے درسِ اخوت، یہی پیامِ بقا ہے — کہ آدمی کے ستم سے، تم آدمی کو چھڑاؤ
یہی نشانِ ھدیٰ ہے یہی وصالِ خدا ہے — بس اب اطاعت حق سے جہان دل کو بساؤ
یہ میری ایک نصیحت ہے راہنمائے طریقت — قدم قدم پہ فضیحت نہیں ہے میرا سبھاؤ
وہ چھٹ رہا ہے اندھیرا، مچل رہا ہے سویرا — ثباتِ عزم و یقیں کا دیا تو اب نہ بجھاؤ
اُٹھے گی نیک قیادت، گرے گا قصرِ ضلالت — دبے گا شورِ بغاوت، بجھے گا پاپ الاؤ
بچھے گا تخت خلافت چلے گا حکمِ امامت — اُٹھا کے حلف اطاعت نجاتِ اُخروی پاؤ
وہ شب ڈھلکنے لگی ہے سحر مہکنے لگی ہے — خزاں دبکنے لگی ہے گلوں کا دل نہ کھاؤ
ہوا سنکنے لگی ہے کلی چٹکنے لگی ہے — فضا مہکنے لگی ہے چمن کو بھول نہ جاؤ
یہ قادیانی لٹیرا، فرنگی گھاگ سپیرا — نفاق جس کا پھریرا ہے ربوہ جس کا پڑاؤ

اٹھا دو اس کا یہ ڈیرا، یہ ارتداد بسیرا
لگا کے ایک ہی پھیرا اسے بھی کلمہ پڑھاؤ

(جانشینِ امیر شریعت، سید ابو معاویہ ابوذر بخاری مدظلہ)

روزنامہ آزاد، لاہور، "احتجاج نمبر، ۵-جون ۱۹۵۱ء